نوحہ

اے چچا میں تیرا سجادؑ ہوں پہچان مجھے
کہا گئے ہائے ستم شام کے زندان مجھے

اے چچا سن لے یہ پر درد کہانی میری
ڈھل گئی رنج و الم سہتے جوانی میری
تازیانوں سے ستایا گیا ہر آن مجھے

قرض یوں اجرِ رسالتؐ کا چکاتے تھے لعیں
کلمہ پڑھ پڑھ کے مجھے درّے لگاتے تھے لعیں
یاد ہے آج بھی اُمت کا یہ احسان مجھے

اے چچا شام کی وہ راہیں عجب راہیں تھیں
ٹیس تھی زخموں میں اور لب پہ مرے آہیں تھیں
جینا دشوار تھا اور مرنا تھا آسان مجھے

کبھی زندانوں سے گزرا کبھی درباروں سے
درد سہتے ہوئے گزرا ہوں میں بازاروں سے
گام در گام رُلاتے تھے مسلمان مجھے

جن کی حد کوئی نہیں ایسے الم دیکھے ہیں
بھرے بازار میں بے پردہ حرم دیکھے ہیں
سینکڑوں غم تھے جو کرتے تھے پریشان مجھے

ظلم نے لوٹا ہے جنگل میں بھرا گھر میرا
اس طرح اُجڑا ہے مقتل میں بھرا گھر میرا
بھری بستی بھی نظر آتی ہے ویران مجھے

میں لہو روتا تھا وہ زخم لگاتے تھے مجھے
شامی پانی کی جگہ پیاس پلاتے تھے مجھے
قید خانوں میں رکھا جاتا تھا مہمان مجھے

اے چچا یہ بھی قیامت کی گھڑی آئی ہے
جلے کرتے میں بہن قید میں دفنائی ہے
سونے دیتا نہیں ہمشیر کا یہ دھیان مجھے

نوحہ عابدؑ کا تھا جب آئے وطن نورؔ علی
پیٹ کر سر یہی کرتے تھے سخن نورؔ علی
دفن کرنا پڑے خود ہاتھوں سے ارمان مجھے